REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۹ شوال ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ — ۲۶ امان ۱۳۴۰ ہش — ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء — نمبر ۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۲۵ مارچ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت کے نمائندگان کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

ہمیں ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے

ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم از کم ۲۵ لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے

ربوہ ۔ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعۃ المبارک ۲ بجے سہ پہر جماعت احمدیہ کی ۴۲ ویں مجلس مشاورت کا افتتاح تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں عمل میں آیا۔ علالت اور کمزوری کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشاورت کا افتتاح فرمانے کے لئے خود تشریف نہیں لا سکے۔ تاہم حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ہاتھ نمائندگان شوریٰ کے نام ایک روح پرور افتتاحی پیغام ارسال فرمایا۔ اور حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شوریٰ کی کارروائی جاری فرمانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے حضرت میاں صاحب نے حضور کا یہ افتتاحی پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ حضور کے اس روح پرور افتتاحی پیغام کا متن درج ذیل ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

میں جوان تھا جب میں نے مجلس مشاورت کی بنیاد رکھی۔ اور اب میں بیمار اور کمزور ہوں جس کی وجہ سے نہ تو میں مجلس شوریٰ میں زیادہ دیر بیٹھ سکتا ہوں اور نہ ہی اس کی کارروائی میں اس طرح حصہ لے سکتا ہوں جس طرح پہلے لیا کرتا تھا بلکہ اس مجلس مشاورت میں تو شرکت سے ہی معذور ہوں لیکن اس لئے کہ میں دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح کر دوں باوجود بیماری اور کمزوری کے عزیزم مرزا بشیر احمد کے ہاتھ یہ مختصر سا افتتاحی پیغام بھجوا رہا ہوں اور دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ شورے وہی بابرکت ہوتے ہیں جو صحت نیت اور اخلاص کے ساتھ جماعتی مفاد کی غرض سے دیئے جائیں اور جن میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کی بہبودی کو مدنظر رکھا گیا ہو۔ اگر آپ لوگ اپنے مشوروں میں اس روح کو قائم رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں ہمیشہ برکت رکھے گا اور آپ کے مشوروں کے اچھے نتائج پیدا کریگا۔ لیکن اگر آپ لوگوں نے بھی کسی وقت یہ دیکھنا شروع کر دیا کہ زید یا بکر کی کیا رائے ہے اور یہ نہ دیکھا کہ سلسلہ کا مفاد کس امر میں ہے تو آپ کے کاموں میں برکت نہیں رہے گی۔ اور آپ کے مشورے محض رسمی بنکر رہ جائیں گے۔ اور خدائی نصرت کو کھو بیٹھیں گے پس آپ لوگوں پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہے۔ آپ لوگ جب مشورے دینے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو درحقیقت آپ ایک ایسے راستہ پر قدم مارتے ہیں جو تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز اور بال سے بھی زیادہ باریک ہے پس آپ لوگ بڑی احتیاط اور غور و فکر کے ساتھ مشورہ دیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ کہ وہ حق آپ کی زبان پر جاری کرے اور آپ کو ایسے فیصلوں پر پہونچنے کی توفیق بخشے جو سلسلہ کے لئے مفید اور اس کی دینی اور روحانی اور تنظیمی اور مالی حالت کو بہتر بنانے والے ہوں۔

مجھے افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے میں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔ ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ہمارے سپرد جو عظیم الشان کام کیا گیا ہے۔ اس کے لحاظ سے ۲۵ لاکھ ہی نہیں بلکہ ۲۵ کروڑ کا بجٹ بھی ہماری تبلیغی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے۔ اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور خدائے واحد کے جھنڈے کے نیچے لانا ہے لیکن بہرحال جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم از کم پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔

ان مختصر کلمات کے ساتھ میں بیالیسویں مجلس شاورت کا افتتاح کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے اور ہمیں اخلاص اور تندہی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے اور صحیح فیصلوں تک پہونچنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۲۰-۳-۶۱

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۱ء

یسوع مسیح کا لباس

امریکہ کے مشہور ہفت روزہ "ٹائم" مورخہ ۱۱/۶ میں مستقل عنوان "مذہب" کے تحت تحریر ہے کہ
"یسوع کا لباس کیا تھا؟ ایک جدید سنڈے سکول کتاب میں جو ۹ تا ۱۰ کے بچوں کے لئے تیار کی گئی ہے اور جس کو ایونجیلکل اور ریفارمڈ چرچ نے منظور کیا ہے جو تصویر یسوع کی دی گئی ہے اس میں انہیں شارٹ نیکر اور دھاریدار کوٹ پہنے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ریورنڈ رابرٹ کوننگ نے جو فیلاڈلفیا میں نصاب کے ڈائرکٹر ہیں۔ واضح کیا ہے کہ یہ کوئی مزاحیہ یا تاریخی غلطی نہیں ہے بلکہ کھلا لباس جس میں روایتی طور پر یسوع کو دکھایا جاتا ہے صرف سفر میں استعمال کیا جاتا تھا یہ ایک قسم کا اوورکوٹ ہوتا تھا۔ جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ مزدور پیشہ لوگ کام کرتے وقت شارٹ اور داونی کرتہ استعمال کرتے تھے۔ ڈاکٹر کوننگ فرماتے ہیں کہ یسوع کی مردانگی پر زور دینے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بجائے روایتی لبادہ کے جو نسائیت ظاہر کرتا ہے انہیں تصویر میں شارٹ پہنے ہوئے دکھایا جائے۔"

قطع نظر اسکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خیالی تصاویر بنانا کہاں تک درست ہے۔ مندرجہ بالا وضاحت سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ یہ تو نہیں معلوم کیا گیا کہ آپ واقعی کونسا لباس زیب تن کیا کرتے تھے بلکہ چونکہ مزدور پیشہ کا لباس اس وقت فلاں ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ کو روایتی لباس کی بجائے مزدوروں کے لباس میں صرف اس لئے دکھایا جائے کہ اس میں ان کے زعم میں مردانگی پائی جاتی ہے اور روایتی لبادہ نسائیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

دنیا میں دراصل بت پرستی کا آغاز اسی طرح ہوا ہے کہ مختلف اقوام نے اپنے بزرگوں اور مذہبی پیشواؤں کی خیالی تصاویر بنانی شروع کر دیں اور اپنے تصور کے مطابق ان کو تصویروں میں ظاہر کرتے آئے۔ اور آخر بجائے اللہ تعالیٰ کے ان تصویروں اور بتوں کے سامنے جھکنے لگ گئے جو وہ اپنے ہاتھ سے خود بناتے ہیں۔

ہندوؤں میں بھی رام اور کرشن اور بدھوں میں گوتم بدھ کے بت اسی طرح معرض ظہور میں آئے ہیں۔ پجاریوں نے عوام کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ان بزرگوں کے بت تراشے اور ان کے آگے سجدے کروائے اور چڑھاوے چڑھوائے اس طرح حقیقی اللہ تعالیٰ جس کی طرف یہ بندگان حق بلانے کے لئے کھڑے ہوتے رہے ہیں اس کا تصور عوام کے دلوں سے محو ہو گیا اور بزرگوں کے بت ہی ان کے جذبہ عبودیت کے اظہار کا مقصود بن گئے۔

چونکہ فوٹوگرافی حال کی ایجاد ہے اس لئے قدیم لوگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق تصاویر بنالی ہیں۔ اور جس طرح کسی سنگ تراش یا مصور نے خیال کیا وہی خیال ان کے بتوں اور تصاویر میں بھر دیا یہی وجہ ہے کہ ایک بت تراش کا بت اور ایک مصور کی تصویر دوسرے سے نہیں ملتی۔ یسوع مسیح۔ رام۔ کرشن اور بدھ کی اصل تصاویر تو ہیں کوئی نہیں آپ ہی ایک تصویر بنا کر اسکا نام یسوع مسیح۔ رام۔ کرشن یا بدھ رکھ لیا جاتا ہے۔ اور اس کو اصل سمجھ کر پوجا جاتا ہے اس طرح توہمات کی ایک دنیا برپا کر لی جاتی ہے۔ جو حقیقت سے بالکل ہی متضاد ہے۔

لہٰذا یہ طریق مذہبی جذبات ابھارنے کے لئے اچھا سمجھا جاتا ہے لیکن یہ بنیادی طور پر غلط راستہ ہے۔ اس طرح جو مذہبی جذبات ابھرتے ہیں ان کی بنیاد بالکل خام ہوتی ہے۔ اور انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ انسان بجائے واحد خدا تعالیٰ کی ہستی پر غور کرنے کے سنگ تراشوں اور مصوروں کے فن کی حسن و قبح میں محو ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آج جو قدیم بت یا تصاویر ان بزرگوں کی موجود ہیں ان سے کوئی مذہبی سبق نہیں لیا جاتا بلکہ فنکار کی فنی قابلیت کو جانچا جاتا ہے۔

اسلام نے اسی وجہ سے کہ بزرگوں کے بت حقیقی خدا پرستی سے ہٹا کر مردم پرستی کی طرف راجع کر دیتے ہیں بت سازی سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ دراصل ایسے خیالی بت بنا کر ان کا نام یسوع مسیح۔ کرشن رام یا بدھ رکھنا ان بزرگوں کی سخت توہین ہے۔ اور ان کی تعلیمات کو خاک میں ملانے کے مترادف ہے۔ موجودہ عیسائیت موجودہ ہندومت اور بدھ ازم کی حقیقی تعلیمات کو اسی وجہ سے بڑا نقصان پہنچا ہے کہ ان کے ماننے والے بجائے ان کی تعلیمات کے ان کی تراشیدہ شبیہات میں محو ہو جاتے ہیں اور مشرکانہ رسومات اختیار کر کے حقیقی اللہ تعالیٰ سے دور جا پڑتے ہیں۔

آج غیر اسلامی مذاہب میں جتنی مشرکانہ رسومات رائج ہیں وہ اسی بت پرستانہ ذہنیت کی وجہ سے ہیں جو بزرگوں کے بت اور تصاویر سے وابستہ ہو کر حقیقی اللہ تعالیٰ سے ہٹتی چلی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کی بجائے محض توہم پرستی باقی رہ گئی ہے جسکی کمزور بنیادوں کی وجہ سے عقلیت اور دہریت آسانی سے کامیاب ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج دنیا مادہ پرستی کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل ہوتی جا رہی ہے اگر لوگوں کو مذہبی توہمات میں نہ پھنسایا جاتا اور حقیقی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کی جاتی تو مادہ پرستی اتنی آسانی سے لوگوں کی ذہنیت پر قابو نہ پا سکتی۔

یسوع مسیح کی تصویر میں لباس کی تبدیلی سے ایک فکر و غور کرنے والے انسان پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ یہی نا کہ مذہبی لوگوں نے اپنا خدا خود گھڑ لیا ہوا ہے اور جس طرح چاہیں اپنے حسب مرضی اس کا حلیہ بدل سکتے ہیں۔ اس طرح تو خدا یا خدا کا بیٹا جیسا کہ مسیحی دنیا یسوع مسیح کو مانتی ہے۔ بچوں کا ایک کھلونا بن جاتا ہے۔ محض اسلئے کہ مزدور کا لباس یسوع مسیح کی تصویر میں مردانگی کی روح ڈال دے گا تصویر میں اس کا لباس بدل دینے سے مذہب کو کونسے چار چاند لگ جاتے ہیں۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ لوگ یسوع مسیح کی تعلیمات کو نہیں بلکہ اپنے خیال کو پوجتے ہیں۔ اگر یہ لوگ تحقیقات سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے کہ آپ فی الحقیقت کیا لباس پہنتے تھے تو بھی کوئی بات ہوتی۔ اس صورت میں بھی بجائے یسوع مسیح کی تصویر اس لباس میں بنائی جاتی صرف کپڑوں کا خاکہ دے دیا جاتا کیونکہ لباس انسان ہی بناتے ہیں۔ ان کا خاکہ دینے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ لیکن یسوع کی ایک خیالی تصویر بنا کر اس کو مزدور پیشوں کا لباس پہنا دینا نہ صرف یہ کہ کوئی کمال نہیں ہے بلکہ مذہبی لحاظ سے سخت گمراہ کن ہے۔ پھر تصویر کو محض مزدوروں کا لباس پہنانے سے مردانگی کس طرح ظاہر ہوتی ہے۔ مزدور پیشہ تو عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ حیرت اس بات کی ہے کہ امریکی اور یورپین آج اپنے آپ کو بڑا دانشمند خیال کرتے ہیں اور آزاد خیالی میں ساری دنیا کی اقوام پر فائق سمجھتے ہیں مگر ابھی تک ایسے توہمات کی زنجیروں سے آزاد نہیں ہو پائے۔ سائنسی ترقی میں تو ستاروں میں گھومنے کی توقعات اور مذہب میں اتنے پچھڑے یا للعجب +

یادگاری مسجد کی تکمیل اور احباب جماعت سے ایک گذارش

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

کچھ عرصہ ہوا خاکسار نے الفضل میں اعلان کیا تھا کہ مسجد یادگاری کا صحن ابھی مکمل ہونا باقی ہے نیز مسجد کے لئے دریوں کی بھی ضرورت ہے جس کے لئے احباب کی خدمت میں عطیہ جات دینے کے لئے تحریک کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحن اب مکمل ہو چکا ہے اور اب یادگاری مسجد کے شایان شان یہ صحن بنایا گیا ہے۔ اس پر آٹھ صد روپے سے زائد خرچ ہو گیا ہے جو قرض لیا گیا ہے۔ افسوس ہے احباب نے اس طرف بالکل توجہ نہیں دی اور عطیہ جات نہیں بھجوائے۔ امید ہے کہ احباب جلد حسب توفیق مسجد کے لئے عطایا بھجوائیں گے تا یہ قرض ادا ہو سکے۔ اور مسجد کی دریاں بھی منگوائی جا سکیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو نسبتاً بہت افاقہ ہے۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے +

نظامِ وصیّت کا مالی جہاد

از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان

مغربی تہذیب کی رو سے تمام مصائب اور مشکلات کی جڑھ دولت کی غیر مساوی تقسیم ہے۔ جن لوگوں کے پاس مال کم ہے۔ وہ جسمانی طور پر بھی تکالیف میں مبتلا ہیں۔ اور ذہنی طور پر بھی ان کے اندر امراء کے خلاف ایک آگ بھڑک رہی ہے۔ اسی طرح امراء بھی اپنی دولت کی حفاظت میں سرگرداں ہیں۔ اور اسے بڑھانے کی فکر میں کانٹوں پر لوٹ رہے ہیں۔ افراد میں بھی اور قوموں کے درمیان بھی خوف اور بے چینی کا سب سے بڑا سبب یہی دنیا کا مال ومتاع ہے۔ بے شک گزشتہ چند صدیوں سے غربا کی حالت سدھارنے کے لئے مختلف تحریکیں جاری ہوئیں۔ مثلاً جمہوریت۔ لبرل ازم۔ سوشلزم بالشوزم۔ فیسزم۔ نازیزم وغیرہ۔ عارضی طور پر کہیں کہیں کچھ نہ کچھ اصلاح بھی ہوئی۔ لیکن درحقیقت ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

امیر اور زیادہ امیر بنتے رہے اور غربا کی حالت بد سے بدتر ہوتی رہی۔ اور علم کی ترقی کے ساتھ ساتھ غربا میں اپنی حالت کا احساس بھی بڑھتا جاتا ہے۔ پس افراد افراد پر جماعتیں جماعتوں پر اور قومیں قوموں پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ ہر شخص اس کوشش میں لگا ہوا ہے۔ کہ دوسروں سے زیادہ کمانے اور کھائے۔ اس لالچ اور نفسا نفسی کی دوڑ میں امن اور خوشحالی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بلکہ اب تو یوں محسوس ہو رہا ہے۔ گویا دنیا تباہی کے غار کے کنارے کھڑی ہے۔ اور باد مخالف کا ایک ہلکا سا جھونکا اسے تباہ و برباد کر دے گا۔

(۲) اس تمام اندھیر گردی اور مایوسی کے مقابلہ میں امید کی کرن اگر کہیں نظر آتی ہے۔ تو وہ فرقان مجید ہے۔ یہ اس ذات باری کا کلام ہے۔ جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ رحمتی وسعت کل شیٔ (الاعراف ع ۹) اور اس ذات بابرکات کے ذریعہ نازل ہوا۔ جس کا خطاب رحمۃ للعالمین ہے (الانبیاء ع ۷) اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد

دنیا والے چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ مال ومتاع جمع کر کے اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال اور اپنی جماعت اور اپنی قوم کے لئے آرام اور آسائش کے زیادہ سے زیادہ سامان فراہم کریں۔ اور اس غرض کے لئے دوسرے افراد جماعتوں یا قوموں کو اپنی خدمت میں لگالیں یا انہیں کچل دیں لیکن وہ ارحم الراحمین رب العالمین کہتا ہے۔

انفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین (سورہ بقرہ ع ۲۴)

فرمایا تم جو اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف دھکیل رہے ہو۔ اس سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اور دوسروں کو آرام اور راحت پہونچانا اپنا شیوہ بنالو۔ صرف "حسن" یعنی اپنی ذات۔ جماعت یا قوم کو اعلیٰ۔ خوبصورت۔ طاقتور۔ اور مالدار بنانے پر اکتفا نہ کرو۔ بلکہ "احسان" کو مشعل راہ بناؤ اور ان تمام خوبیوں اور مال و دولت کو جو تم پیدا کر سکو انہیں دوسروں کے لئے خرچ کرنا سیکھو۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ جو اس کی مخلوق کی خدمت کرتے ہیں۔ اور یہ خدمت دراصل خدمت ہی ہے۔ صرف نقطہ نگاہ بدلنے کی ضرورت ہے۔ اب تم دوسروں کو گرانے میں لگے ہوئے ہو۔ وہ تمہیں گرا رہے ہیں۔ نتیجہ تباہی و بربادی اس کے خلاف تم دوسروں کو اٹھانے کی کوشش کرو۔ وہ تمہیں اٹھائیں گے جس کا نتیجہ امن اور خوشحالی ہوگا۔

اسی طرح سورہ صف میں اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۵ تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۵ یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنٰت تجری من تحتھا الانھار ومساکن طیبۃ فی جنٰت عدن ط ذالک الفوز العظیم ۵ واخری تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین ۵

ترجمہ:۔ اے مومنو! کیا تمہیں ایک ایسی تجارت پر آگاہ کروں۔ جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گی۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تمہیں علم ہو۔ تو یہ (طرز عمل) تمہارے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ (اللہ تعالےٰ) تمہاری خاطر تمہاری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرے گا۔ اور تمہیں ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاکیزہ مکانوں میں داخل کرے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ کچھ اور بھی تم دل سے چاہتے ہو۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی مدد اور جلد حاصل ہونے والی فتح۔ پس مومنوں کو خوشخبری دے دو۔

اس سورۃ اور ان آیات کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے خاص تعلق ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب دنیا کے سروں پر ایسے دردناک عذاب منڈلا رہے ہیں۔ جن کی نظیر پہلے کسی زمانہ میں نہیں پائی گئی۔ کمزور افراد اور قوموں کا تو ذکر ہی کیا طاقتور سے طاقتور قومیں ان عذابوں کے تصور سے خائف اور لرزاں ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ان عذابوں سے بچنے کا علاج ہی نہیں بتایا بلکہ اس زمانہ میں اپنا ایک مامور بھیجکر دنیا کی رہائی اور رستگاری کا سامان بھی مہیا کر دیا۔ چنانچہ اس مامور نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اس مالی قربانی کے لئے جسے ان آیات میں جانی قربانی پر مقدم کیا گیا ہے۔ دنیا کے سامنے ایک دستور العمل پیش کیا۔ جن کے ذریعہ ان دردناک عذابوں سے جن کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پورا پورا بچاؤ ممکن ہے۔ اور جس کے ذریعہ امن اور فارغ البالی کی زندگی حاصل کی جا سکتی ہے۔ وہ دستور العمل نظام وصیت جس کا خلاصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہے۔

(۱) " اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" (الوصیت صفحہ ۱۹)

(۲) " اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس میں حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔" (الوصیت صفحہ ۲۲)

(۳) " دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھدے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔"

(الوصیت صفحہ ۲۳)

(۴) " تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

(الوصیت صفحہ ۲۴)

(۵) " اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن وکتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے اور خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے۔ فوت ہو جائے گا۔ تو وہ لوگ جو ان کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ عالیہ احمدیہ بجا لائیں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔"

(الوصیت صفحہ ۲۳)

(۶) " جو احباب کوئی جائیداد نہیں رکھتے مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں وہ اپنی آمدنی کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔"

(الوصیۃ صفحہ ۳۷)

(۷) " میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔"

(الوصیۃ صفحہ ۳۴)

(۴) پس درحقیقت الوصیت کا نظام ایک عظیم الشان مالی جہاد ہے۔ جس کے ذریعہ اس دنیا سے محتاجی اور بے اطمینانی کو دور کر کے دنیا کو ہر قسم کے دکھوں اور دردناک عذابوں سے رہائی بخشی جائے گی اور اس پر عمل کرنیوالوں کے لئے بہشتی زندگی مہیا کی جائیگی اور یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرستادہ کی رحمت کا ایک اور عظیم الشان نشان ہوگا "ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس میں حصہ نہیں" پس نشانِ رحمت یعنی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہی اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت نصیب فرمائی کہ اس الٰہی نظام کی صحیح تشریح پیش کریں "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے مطابق جو تو نے مانگا" (مسیح موعودؑ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پس موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے خاتم الخلفاء کا فرض تھا کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق کوئی سکیم تیار کرتا اور دنیا سے اس مصیبت کا خاتمہ کر دیتا چنانچہ جیسا کہ میں آگے چل کر بتاؤں گا مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے سامان مہیا کر دیئے ہیں"

"میں اوپر بتا چکا ہوں کہ اسلامی تعلیم کے اہم اصول یہ ہیں:۔ اول۔ سب انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے۔ دوم۔ مگر اس کام کو پورا کرتے وقت انفرادیت اور عائلی زندگی کے لطیف جذبات کو تباہ نہ ہونے دیا جائے۔ تیسرے یہ کام مالداروں سے طوعی طور پر لیا جائے۔ اور چوتھے یہ کام نہ کیا جائے جو ملکی نظام نہ ہو بلکہ بین الاقوامی ہو۔ آجکل جس قدر تحریکات جاری ہیں وہ سب کی سب ملکی ہیں۔ مگر اسلام نے جو تحریک پیش کی ہے وہ ملکی نہیں بلکہ بین الاقوامی ہے۔ اسلامی تعلیم کی ساری خوبی ان چاروں اصولوں میں مرکوز ہے یہ چاروں اصول کسی تحریک میں پائے جاتے ہوں تو ہم کہہ سکتے ہیں وہ تحریک سب سے بہتر اور سب تحریکات سے زیادہ مکمل ہے"

"اب میں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان چاروں مقاصد کو اس زمانہ کے مامور نائب رسول اللہ صلعم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے کس طرح پورا کیا۔ اور کس طرح اسلامی تعلیم کے عین مطابق دنیا کے لئے ایک نئے نظام کی بنیاد رکھ دی۔ یہ بالشوزم۔ سوشلزم اور نیشنل سوشلزم کی تحریکیں سب جنگ کے بعد کی پیدائش ہیں۔ ہٹلر جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ مسولینی جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ سٹالن جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ غرض یہ ساری تحریکیں جو دنیا میں ایک نظام قائم کرنے کی دعویدار ہیں۔ ۱۹۱۹ء اور ۱۹۳۱ء کے گرد چکر لگا رہی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے مامور نے نئے نظام کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں رکھ دی تھی۔ اور وہ "الوصیت" کے ذریعہ رکھی گئی"

(نظام نو صفحہ ۹۹-۱۰۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہر مومن کے ایمان کی آزمائش اسی میں ہے کہ وہ اس نظام میں داخل ہو اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل حاصل کرے۔ صرف منافق ہی اس نظام سے باہر رہے گا۔ گویا کسی پر جبر نہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ اس میں تمہارے ایمانوں کی آزمائش ہے۔ اگر تم جنت لینا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم یہ قربانی کرو۔ ہاں اگر جنت کی قدر و قیمت تمہارے دل میں نہیں تو اپنے مال اپنے پاس رکھو ہمیں تمہارے مال کی ضرورت نہیں" (نظام نو صفحہ ۱۰۳)

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین ﴿

لغو باتوں سے پرہیز

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھم عن اللغو معرضون (مومن لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں) لغو کے معنے (۱) بے ہودہ بکنا (۲) بے ہودہ بات (۳) کتے کا چلانا (۴) نکمی چیز (۵) گناہ (۶) وہ قسم جو دل ارادہ سے نہ کھائی گئی ہو۔ (فیروز اللغات)

مومن کا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اس کی شان کے شایان ہی نہیں کہ وہ لغو باتوں میں تو ضیع اوقات کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی سرانجام دہی میں اس کی شب و روز کی مصروفیات ہی اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب میں جگہ دیتی ہیں اور یہی اس کی امتیازی خصوصیت ہے کہ وہ لغویات سے ہمیشہ اعراض کرتا ہے نہ گانا بجانا اس کی توجہ کو کھینچتا ہے اور نہ سینما تماشا وہ اپنے فارغ اوقات کو اگر کوئی ہوں تو مفید مشاغل میں صرف کرتا ہے۔ مثلاً صحت بنانے کے ذرائع۔ صفائی۔ سیر و تفریح۔ باغبانی وغیرہ یا خدمتِ خلق۔ پند و نصائح۔ بیمار پرسی۔ امداد یتامیٰ۔ بیوگان و مساکین پر

انصار مجالس کلیتہً لغویات سے کنارہ کش رہ کر مثال قائم فرمائیں وماتوفیقنا الا باللہ

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

السّابقونَ الاوّلون کی تازہ فہرست

جو احباب اپنا وعدہ تحریک جدید ابتدائی سال میں ہی کلی طور پر ادا فرما رہے ہیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کی روشنی میں السابقون الاولون کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ان کی یہ قربانی ساری جماعت کی دعاؤں کی مستحق ہوتی ہے۔ اس ضمن میں متعدد قسطیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں یہ تازہ فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے

ربوہ

نمبر	نام	پتہ	رقم
۱	غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ شیخ احمد علی صاحب مرحوم	دارالرحمت وسطی ربوہ	۵ / ۳
۲	فاطمہ صاحبہ اہلیہ احمد دین صاحب	"	۵ / ۸
۳	زینب بیگم صاحبہ والدہ محمود احمد صاحب	دارالصدر غربی ربوہ	۵ / -
۴	ممتاز بیگم صاحبہ۔ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۵ / -
۵	سردار بیگم صاحبہ بنت شمس الدین صاحب	"	۵ / -
۶	زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مستری عبدالعزیز صاحب	"	۸ / ۱۲
۷	محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ اقبال حسین شاہ صاحب	"	۱۰ / -
۸	زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی احسان اللہ صاحب	"	۵ / -
۹	نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب	دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۱ / ۷
۱۰	اہلیہ صاحبہ چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال		۱۶ / ۸
۱۱	والدہ صاحبہ " " "		۱۸ / ۸
۱۲	بچگان ظفر۔ قمر۔ فضل۔ بدر۔ قمر ثانی " "		۱۶ / ۸
۱۳	ٹھیکیدار اللہ بخش صاحب	دارالنصر ربوہ	۹ / ۱۰
۱۴	چوہدری بشیر محمد صاحب		۱۶ / ۰
۱۵	" " " برائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم		۱۳ / ۸
۱۶	" " " " حضرت مسیح موعود علیہ السلام		۱۳ / ۸
۱۷	" " " " جملہ انبیاء علیہم السلام		۶ / ۱۳
۱۸	" " " " والد چوہدری فتح محمد صاحب		۷ / ۲
۱۹	" " " " والدہ صاحبہ مرحومہ		۷ / ۲
۲۰	" " " " عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ خود		۷ / ۲
۲۱	" " " " زہرہ بیگم صاحبہ دختر		۸ / ۲
۲۲	" " " " منظور احمد صاحب پسر		۸ / ۲
۲۳	" " " " منور احمد صاحب پسر		۸ / ۲
۲۴	" " " " نصرت بیگم صاحبہ دختر		۷ / ۱
۲۵	" " " " انوار احمد صاحب پسر		۵ / ۷

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

خاکسار کو چند دنوں سے صاحب فراش ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا کرے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش از پیش خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد سعید صدر دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

(۲) چوہدری نور احمد صاحب محاسب پنشنر صدر انجمن احمدیہ محلہ دارالیمن ربوہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ تمام بزرگانِ سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسمٰعیل اسلم محلہ دارالیمن ربوہ)

(۳) میری ہمشیرہ صفیہ پروین بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

(محمد رفیق۔ کوپا نوالہ۔ لائلپور)

غانا مغربی افریقہ میں ایک لاکھ تینتیس ہزار روپیہ کے مصرف سے ایک شاندار مسجد کی تعمیر

افتتاح کی تقریب پر کامیاب اجتماع ممبران پارلیمنٹ سفارتی نمائندگان اور دیگر معززین کی شمولیت اور پیغامات

از مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب مبلغ غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ریکارڈ شدہ پیغامات

محترم امیر صاحب کی طرف سے شمالی غانا کے کئی ایک ممبران پارلیمنٹ کو دعوت دی گئی تھی۔ جو لوگ بوجہ دیگر مصروفیات کے اس تقریب میں شمولیت سے قاصر تھے ان میں سے بعض غیر ملکی سفیروں۔ جونیئر وزیر اور پروفیسران نے خاکسار ٹیپ ریکارڈ پر پیغامات دے آیا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلا پیغام جناب محمود احمد صاحب ہائی کمشنر پاکستان برائے غانا کا تھا انہوں نے اس شاندار مسجد کی تکمیل پر جماعت کو مبارکباد دی۔ اس تقریب میں شمولیت سے محرومی پر معذرت کی اور مسجد کو بین المذاہب رواداری کا ذریعہ بنایا۔ یونیورسٹی کالج کے مشہور اہل قلم پروفیسر J. H. Price اور Rev. N. Q King نے اپنے پیغامات میں جماعت کی سرگرمیوں کو سراہا اور اس مسجد کی تکمیل کو عظیم کارنامہ قرار دیا۔

السید عبدالحمید سفیر جمہوریہ متحدہ العربیہ نے عربی زبان میں اپنے پیغام میں مساجد کی غرض وغایت پر قرآن وحدیث سے روشنی ڈالی۔

پانچواں پیغام مسلمان جونیئر منسٹر آنریبل مومنی یودیا برائے ورکس اینڈ ہاؤسنگ کا تھا۔ آپ نے کہا اگرچہ میرے لئے اس عظیم الشان مسجد کے افتتاح کے تاریخی موقعہ پر خود حاضر ہونا ممکن نہیں ہو سکا تاہم میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس خوشی میں میں آپ کے ساتھ برابر کا شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس زمانہ میں یہ ممکن ہو گیا ہے کہ میں اتنی دور اکرا میں ہوتے ہوئے بھی اپنی آواز میں آپ کو خطاب کر سکوں۔ ہسذا میں اس مبارک تقریب پر اپنے جذبات کے اظہار کے لئے ٹیپ ریکارڈ پر اپنا پیغام بھجوا رہا ہوں۔

انہوں نے کہا "مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبران نے وا (WA) میں ایک شاندار مسجد تعمیر کی ہے خدا کرے آپ کی یہ مسجد اتحاد اور عبادت کیلئے کشش کا باعث ہو۔ پس آپ دیواروں میں نکل جائیں اور غیر مسلموں کو اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کر کے راہ راست پر لائیں یہی ایک طریق ہے جس سے ہمارا مذہب زندہ رہ سکتا ہے اور موجودہ مصیبت زدہ دنیا کے راحت و آرام کا سامان مہیا کر سکتا ہے

میری دلی دعا ہے کہ آپ کی یہ خوبصورت مسجد اس علاقہ میں مشعلِ اسلام کی علمبردار بنے اور لوگ پہلو بہ پہلو دنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے بارگاہ ایزدی سے توفیق پائیں۔ آمین۔

وا کے چیف کی طرف سے اظہار محبت

وا کے مسلمان چیف نے وا میں اس عدیم المثال اجتماع پر خوشی کا اظہار کیا اور مہمانوں سے محبت کے اظہار کے طور پر اپنے ایلچیوں کے ذریعہ ایک گائے بھجوائی اور آنے والے احمدی چیفس کو اپنے ہاں قیام کرنے کی دعوت دی ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الحاج نذیر احمد صاحب مبشر سینکڑوں احمدیوں کے ساتھ ان کے محل میں گئے اور انہیں لائف آف محمد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک کاپی پیش کی جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کی اس کے بعد ان کی خواہش پر امیر صاحب محترم کے ساتھ ان کی اور محل سے باہر احمدیوں کے ہجوم کی تصاویر لی گئیں

چیف کی افتتاح میں شمولیت

ہماری درخواست پر وا کے چیف نے آنا قبول کیا۔ چیف اور ان کے عملہ کی سواری کے آگے آگے قدیم جنگی آلات سے لیس گھوڑا سوار اور بینڈ چیف کی تشریف آوری کا اعلان کر رہے تھے ان کی آمد اور روانگی کا گولے چھوڑ کر اعلان کیا گیا افتتاحی تقریب سے وہ بہت متاثر ہوئے انہوں نے جاکر ایک سفید مینڈھا اپنے نیک جذبات کی ترجمانی کے طور پر بھجوایا۔

ڈپٹی کمشنر کی تقریر اور افتتاح

مسٹر وائی۔ بی صدیق ڈپٹی کمشنر وا نے اپنی تقریر میں آنریبل امورو اگالا منسٹر آف سینٹ فار قادرن ایریز (جنہیں مولوی صاحب محترم کی طرف سے افتتاح کرنے کی دعوت دی گئی تھی) اور آنریبل رے سومدا A Sumda ریجنل کمشنر کی طرف سے ہنگامی سرکاری مصروفیات کی وجہ سے شمولیت نہ کر سکنے پر معذرت کا اظہار کیا گیا ڈپٹی کمشنر نے کہا اس نئی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر خوشی کے جذبات میں غم کی ایک گونہ آمیزش پیدا ہو جاتی ہے جب ہم الحاج امام صالح جن کی مخلصانہ کوششوں سے یہ مسجد پایہ تکمیل کو پہنچی، کی آج سے چند روز پہلے وفات کا خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے احترام کے طور پر میں حاضرین کو ایک منٹ کے لئے خاموشی سے کھڑا ہونے کی درخواست کرتا ہوں (اس پر سامعین ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو گئے) انہوں نے مزید کہا۔ "ان کی وفات رائیگاں نہیں گئی وہ مسجد کی مشرقی جانب دفن ہیں۔ سورج کی روشن شعاعیں ان کے مزار پر سے ہوتی ہوئیں مسجد پر پڑیں گی اور ممبران جماعت احمدیہ کو خصوصاً اور باقی مسلمانوں کو عموماً عمل اور عبادت کی دعوت دیں گی۔ آپ کا تعمیر مسجد جیسے اہم کام کی تکمیل کے بعد وفات پانا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ آپ جنتی ہیں۔

جماعت احمدیہ جس کی بنیاد اس علاقہ میں ۱۹۳۲ء میں سخت مخالف حالات میں پڑی برابر ترقی کرتی گئی حتیٰ کہ اب دو ہزار پانچسو آٹھ افراد کی ایک مضبوط جماعت اس علاقہ میں قائم ہے اتنے افراد کا ۹۷۰۰ پاؤنڈ کے خرچ اور کئی ایک وقار عمل منا کر اتنی شاندار مسجد بنانا قابل رشک قربانی ہے مسجد کا رقبہ ۱۱۹۷۸ مربع فٹ ہے اور اس میں ایک ہزار ایک سو افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ مینار کی بلندی ۶۶ فٹ ۷ انچ ہے اور یہ بہت دلکش اور جاذب نظر ہے اور مستقبل کا مورخ کبھی اس حقیقت کو فراموش نہیں کر سکتا کہ یہ سب میناروں سے بلند اور اعلیٰ ہے۔ یہ مسجد جس کی بنیاد اپریل ۱۹۵۷ء میں رکھی گئی اس کا دوسری ترقیاتی سکیم کے پہلے سال میں مکمل ہونا اس امر کا مظہر ہے کہ ترقیاتی سکیم کے سال کے ابتداء ہی میں نیک نتائج پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں اور بقول ڈاکٹر کوامی نکرومہ صدر جمہوریہ غانا اگر ہم نے اپنی مساعی کو پوری مستعدی سے جاری رکھا تو ۱۹۶۱ء اور اسکے بعد کے سال حیرت انگیز ترقی کے سال ہوں گے۔" اپنی مدد آپ کی سکیموں کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔ ہم سب کو امسال اپنے کام میں پوری تندہی سے لگ جانے کا عزم کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اپنے حقیقی مقصد کو حاصل کر سکیں۔ مطابقت کی روح ایک انعام خداوندی ہے اسے اپنے اندر پیدا کریں لیکن سیاسی۔ مذہبی اور خاندانی جھگڑوں میں نہ الجھیں اور یہ امر خوب یاد رکھیں کہ اتحاد میں کامیابی مضمر ہے اور افتراق میں ناکامی، ہم سب کو اسے اپنا نصب العین بنانا چاہیئے تاکہ ہم غانا کے ہر حصہ کو شمال سے لیکر جنوب تک ایک روحانی اور اقتصادی جنت بنا دیں جہاں ہر ایک متنفس آرام اور راحت کی زندگی بسر کر سکے۔

ہم وا کے باشندگان تمام ان لوگوں کا جو غانا کے ایک دوسرے علاقوں سے اس تقریب کو بارونق بنانے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں شکریہ ادا کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے ان کی بسلامت واپسی اور برکات سے مستفید ہونیکے لئے دعا کرتے ہیں۔

اس کے بعد دعائیں کرتے ہوئے مسٹر صدیق نے مسجد کا افتتاح کیا اور تمام معززین مہمانوں نے مسجد کو دیکھا۔

ممبران جماعت وا نے مہمانوں کا دلی شکریہ ادا کیا اور اپنے علاقہ کے طریق کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں سات گائیوں کا تحفہ پیش کیا دو ہزار پانچ سو آٹھ ممبران کا اسی قدر مہمانوں کی رہائش کا خوش اسلوبی کے ساتھ انتظام کرنا ان کی مومنانہ اخوت اور اخلاص کا آئینہ دار ہے۔

پریس اور ریڈیو پر ذکر

ملکی اخبارات میں اس تقریب کے کوائف کی اشاعت اور اعلانات کے علاوہ غانا نیوز ریل پروگرام میں ڈی سی کی تقریر کے اقتباسات نشر ہوئے

خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

تعمیر مساجد ممالک بیرون اور جماعت کے مخلصین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں (تمام غیر ممالک) داخل ہو جائیں۔"

تعمیر مساجد کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد فرمودہ لائحہ عمل بڑی کثرت سے جماعت میں شائع کیا جا چکا ہے۔ جس میں کام کے لحاظ سے احباب جماعت کی تقسیم کر دی گئی ہے۔ اس کے مطابق ہر طبقہ کے دوستوں کا فرض ہے کہ اس پر عمل پیرا ہو کر اپنے مقدس امام کی دعائیں حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین کی فہرست نمبر ۳۵

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۲۶۔ مکرم کرنل تقی الدین احمد صاحب بذریعہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔۔۔ ۱۵۰/-

۳۲۷۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف چنیوٹ ضلع جھنگ ۔۔۔ ۱۵۰/-

۳۲۸۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۔۔۔ ۱۵۰/-

۳۲۹۔ محترمہ امۃ المنان بیگم صاحبہ بنت بابو وزیر محمد خانصاحب مرحوم محمد نگر لاہور ۔۔۔ ۱۵۰/-

۳۳۰۔ مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب اسلم مالک ٹڈ بڈ کمپنی وکٹوریہ روڈ کراچی ۔۔۔ ۱۵۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اشتہار "فرمان مصطفوی" کی تلاش

برسوں قبل کی بات ہے کہ "فرمان مصطفوی" کے زیر عنوان روضۂ اطہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم احمد نامی کی طرف سے ایک اشتہار کثیر تعداد میں شائع ہوا کرتا تھا۔ مجھے بسلسلہ اصلاح و ارشاد اس اشتہار کی تلاش ہے۔ اگر کسی احمدی دوست کے پاس یہ اشتہار ہو تو براہ کرم پتہ ذیل پر ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی طارق منزل ۶۷ دار البرکات۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری چھوٹی بہن عزیزہ امۃ الوحید بیمار رہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(ملک محمد افضل c/o ملک دوست محمد صاحب ڈسٹرکٹ ہسپتال بہاولنگر)

(۲) برادرم عبد الحق صاحب ناصر گذشتہ دنوں اعصابی اور دماغی عارضہ کی وجہ سے شدید بیمار ہو گئے تھے اب کافی افاقہ ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے

(عبد السلام ظافر منٹگمری)

(۳) میرا لڑکا مظہر عرصہ سے بیمار ہے۔ میرے والد منشی محمد الدین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد گنج مغلپورہ بھی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ نیز خاکسار اور خاکسار کی بیوی بھی بیمار ہیں۔ احباب ہم سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد عبد الحق امرتسری گنج مغلپورہ)

مرغیوں کو پالنے کے سلسلہ میں ایک ضروری مشورہ

گذشتہ سال متعدد مرتبہ اخبار "الفضل" میں مرغیوں کو پالنے اور ان کی غور و پرداخت نیز علاج معالجہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں۔ اور اس بات پر خاص طور سے زور دیتا رہا ہوں کہ اعلیٰ انگریزی نسل کی قیمتی مرغیوں کی بجائے دیسی مرغیاں رکھیں اور ان کے لئے اعلیٰ انگریزی نسل کا مرغ رکھیں۔ جس سے دوغلی نسل پیدا ہو۔ یہ تیسری نسل میں انگریزی ولایتی نسل کی خاصیتیں اختیار کر لیتی ہیں۔ اور ان میں قوت مدافعت اور دیسی دونوں نسلوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ہر مرض کا مقابلہ کرنے پر قادر ہوتی ہیں۔ انڈے بھی نسبتاً زیادہ اور بڑے سائز کے دیتی ہیں نیز کڑک بیٹھنا چھوڑ دیتی ہیں۔ میری اس رائے کی تائید میں ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء کے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور میں ایک اہم خبر بعنوان "ضلع سیالکوٹ میں دیسی پولٹری کو انگریزی نسل میں منتقل کرنے کا دس سالہ منصوبہ" شائع ہوئی ہے حکومت، انگریزی نسل کے مرغ عوام الناس کو منتخب دیہات میں تقسیم کرے گی۔ اپنا دیسی مرغا دے کر انگریزی نسل کا مرغا حاصل کیا جا سکتا ہے اس طرح دیسی مرغوں کا خاتمہ کر کے دیسی مرغیوں میں ولائتی نسل کا مرغا رکھکر "کراس بریڈ" پیدا کی جائے گی۔ چونکہ ہمارے مخصوص حالات کے لئے ہر لحاظ سے مفید ہے۔ احباب ربوہ بھی اب ضرور اس تجویز سے فائدہ اٹھائیں۔

دیگر عرض ہے کہ مغربی پاکستان کے مختلف مقامات سے بذریعہ خطوط مرغیوں اور حیوانات کے علاج معالجہ کے لئے اردو لٹریچر کے متعلق اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ تین چھوٹی چھوٹی کتابیں (کتابچے) جن میں مرغیوں کے علاج معالجہ، پرورش کرنے اور رکھنے کے طریق درج ہیں فی کتابچہ چار آنہ (پچیس پیسے) کے حساب سے اینمل ہسبنڈری کالج لاہور سے مل جاتی ہیں۔ جو کہ عام فہم اور نہایت ہی مفید ہیں۔

دوسرے جانوروں کے علاج معالجہ کے متعلق ایک کتاب ویٹرنری سائنس اردو (انسوار الحکمت) ملک محمد سعید خاں صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر اینمل ہسبنڈری ڈیپارٹمنٹ شیخوپورہ سے مل سکتی ہیں۔ جس کی قیمت مبلغ دو روپے پچیس پیسے ہے ... یہ کتاب بھی نہایت مفید اور عام فہم ہے۔ ہر زمیندار کے پاس کتاب کا ہونا بہتری کا موجب ہے۔

میں نے رانی کھیت کا ٹیکہ منگوایا ہوا ہے۔ ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح سات بجے احباب اپنی مرغیوں کو ٹیکہ لگوا سکتے ہیں موسم بہار میں اس مرض کا بہت خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ سول ویٹرنری ہسپتال نزدیک نزدیک کافی تعداد میں ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان سے درخواست کر کے مفت ٹیکہ لگوا لیا کریں۔ جو کہ نہایت ضروری اور مفید ہے۔ بشرطیکہ تازہ ویکسین کا نہایت ہی احتیاط سے لگوایا جائے۔ یا خود شروع ماہ مارچ اور اکتوبر میں ہر سال کر لیا جائے۔

(خاکسار ڈاکٹر عبد الستار شاد پنشنر۔ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

انصار اللہ (شعبہ تربیت) نماز باجماعت

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا:۔

جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز پر پچیس درجے رکھتی ہے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔ اور مسجد میں محض نماز کے ہی ادا کرنے کو آئے تو وہ جو قدم رکھتا ہے۔ اس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کر دیتا ہے۔ یا ایک گناہ اس کا معاف فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔ اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو نماز میں سمجھا جاتا ہے جب تک کہ نماز اسے روکے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے۔ فرشتے یوں دعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ۔ اللھم ارحمہ (اے اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم کر) یہ دعا اس وقت تک رہتی ہے۔ جب تک کہ وہاں حدث نہ رہے۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

دوسری قرعہ اندازی کے لئے

قومی انعامی بونڈ

خریدنے کی آخری تاریخ

۳۱ مارچ ۱۹۶۱ء

۳۱ مارچ تک خریدے ہوئے تمام بونڈ یکم جولائی کو ہونے والی دوسری قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے اور ان پر انعام مل سکے گا بشرطیکہ بھنا نہ لئے جائیں۔ اپنے جیتنے کے امکانات بڑھائیے اور تمام جاری شدہ سلسلوں کے بونڈ خرید یئے۔

سلسلہ جی - ایچ اور جے

ابھی جاری ہیں

ہر سلسلے پر
۲۰۰۰۰ روپے کا ایک انعام
۵۰۰۰ روپے کا ایک انعام
۲۵۰۰ روپے کا ایک انعام
۱۰۰۰ روپے کے تین انعامات
۵۰۰ روپے کے دس انعامات
۱۰۰ روپے کے ایک سو انعامات

ہر بونڈ پر سال میں چار بار انعام پانے کا موقع

بونڈ بینک دولت پاکستان اور حسب ذیل بینکوں سے نقد داموں پر مل سکتے ہیں:

(۱) ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ بینک آف پاکستان
(۲) دی امریکن ایکسپریس کمپنی انک
(۳) آسٹریلیشیا بینک لمیٹڈ
(۴) بینک آف بہاولپور لمیٹڈ
(۵) بینک آف چائنا
(۶) بینک آف انڈیا لمیٹڈ
(۷) بینک آف ٹوکیو لمیٹڈ
(۸) سنٹرل بینک آف انڈیا لمیٹڈ
(۹) چارٹرڈ بینک
(۱۰) ایسٹرن مرکنٹائل بینک لمیٹڈ
(۱۱) ایسٹرن بینک لمیٹڈ
(۱۲) حبیب بینک لمیٹڈ
(۱۳) مرکنٹائل بینک لمیٹڈ
(۱۴) مسلم کمرشیل بینک لمیٹڈ
(۱۵) نیشنل اینڈ گرنڈلیز بینک لمیٹڈ
(۱۶) نیشنل بینک آف پاکستان
(۱۷) نیشنل کمرشیل بینک لمیٹڈ
(۱۸) فیڈرلیٹڈ ٹریڈنگ سوسائٹی
(۱۹) اسٹیٹ بینک آف انڈیا
(۲۰) یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ
(۲۱) یونائیٹڈ بینک آف انڈیا لمیٹڈ
(۲۲) یونائیٹڈ کمرشیل بینک لمیٹڈ
(۲۳) اسٹینڈرڈ کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
(۲۴) میمن کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
(۲۵) پاکستان اسمٰعیلیہ کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
(۲۶) مشرقی پاکستان پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
(۲۷) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
(۲۸) فرنٹیئر کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
(۲۹) سندھ پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
(۳۰) گلگت سنٹرل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ

دیکھئے آپ پیچھے نہ رہ جائیں!

جماعتِ احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت شروع ہو گئی

نمائندگان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت شوریٰ کی کاروائی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی زیر صدارت شروع ہوئی

ربوہ ۲۵ مارچ کل مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء کو ساڑھے چار بجے سہ پہر تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت شروع ہو گئی چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی علالت اور ناسازی طبع کے باعث شوریٰ کے افتتاح کے لئے بنفسِ نفیس خود تشریف نہیں لا سکتے تھے، اس لئے حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے ہاتھ ایک مختصر لیکن روح پرور افتتاحی پیغام ارسال فرما کر ہدایت فرمائی کہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی شوریٰ کی کاروائی شروع کرائیں،

چنانچہ جب ساڑھے چار بجے سہ پہر کے قریب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی ہال میں تشریف لائے تو حاضرین مجلس نے احتراماً کھڑے ہو کر آپ کا خیر مقدم کیا آپ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی بعد ازاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی علالت کی وجہ سے اس دفعہ تشریف نہیں لا سکے ہیں اس لئے حضور نے مجھے مجلس مشاورت کی کاروائی شروع کرانے کی ہدایت فرمائی ہے یہ امر میرے لئے اور جماعت کے لئے بڑے صدمہ کا موجب ہے کیونکہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ حضور شوریٰ میں خود تشریف نہیں لا سکے ہیں بہر حال حضور نے اس موقع کے لئے جو افتتاحی پیغام لکھا ہے وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں آپ اسے غور سے سنیں اور جملہ مشوروں میں حضور کی ان قیمتی ہدایات کو مدنظر رکھیں اس کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نہایت پرشوکت آواز اور پردرد و پرسوز لہجے میں حضور کا روح پرور افتتاحی پیغام پڑھا جسے جملہ نمائندگان نے ہمہ تن گوش ہو کر گہری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا۔ (حضور کے پیغام کا مکمل متن اسی شمارے کے صفحہ اول پر درج ہے)

حضور کا پیغام سنانے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سنانے کے بعد اور مجلس کی کاروائی شروع کرنے سے پہلے میں احباب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وجہ سے کہ حضور بوجہ علالت اس مجلس مشاورت میں تشریف نہیں لا سکے نمائندگان کی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ بڑی سوچ سمجھ کے ساتھ پاک نیت سے تمام امور پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور خالصۃً جماعتی مفاد کے ماتحت اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے رائے دیں اور اگر بعد میں حضور کسی فیصلے میں تبدیلی مناسب خیال فرمائیں تو اسے شرح صدر سے قبول کریں۔ نیز دوست اس موقع پر حضرت صاحب کی صحت کیلئے خصوصیت سے دعا کریں کیونکہ یہ غالباً پہلا موقع ہے کہ حضور مجلس مشاورت میں شریک نہیں ہو رہے اور حضور کے لئے دعا میں درد و سوز کی کیفیت پیدا کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانہ سے لے کر اس وقت تک ان غیر معمولی کامیابیوں اور برکتوں کو یاد کیا جائے جو حضور کے زمانہ میں جماعت کو حاصل ہوتی رہی ہیں۔"

اس پردرد اور ایمان افروز خطاب کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان اور دیگر حاضرین شریک ہوئے اس طرح جماعت احمدیہ کی ۴۲ ویں مجلس مشاورت کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

دعا سے فارغ ہونے پر حضرت میاں صاحب مدظلہ نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے تین سب کمیٹیاں مقرر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ایک سب کمیٹی نظارت علیا سے متعلق تجاویز پر غور کرے گی دوسری سب کمیٹی بجٹ صدر انجمن احمدیہ بابت ۶۲-۱۹۶۱ء پر اور صیغہ بہشتی مقبرہ سے متعلق تجاویز پر غور کر کے رپورٹ پیش کرے گی اور تیسری سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید سال ۶۲-۱۹۶۱ء اور وکالت تعلیم تحریک جدید کی تجاویز کے متعلق سفارشات کرے گی اب دوست ان سب کمیٹیوں کے لئے نام پیش کریں گے لیکن دوستوں کو چاہیئے کہ نام پیش کرتے وقت اس قرآنی اصول کو مدنظر رکھیں کہ انہیں لوگوں کے نام پیش کئے جائیں جو متعلقہ امور کے بارے میں مشورہ دینے کے اہل ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (نساء آیت ۵۹) نیز دوست اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ جو نام پیش کئے جائیں وہ مختلف علاقوں کے ہوں، پس دوست اب ان دونوں اصولوں کو مدنظر رکھ کر سب کمیٹیوں کے لئے نام پیش کریں،

چنانچہ نمائندگان نے علی الترتیب تینوں سب کمیٹیوں کیلئے ممبروں کے نام تجویز کئے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے سب کمیٹی نظارت علیا جو ۲۱ ممبران پر مشتمل تھی کا صدر مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ کو اور سیکرٹری مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کو مقرر فرمایا۔ اسی طرح سب کمیٹی بیت المال (جو ۳۰ ممبران پر مشتمل تھی) کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور سیکرٹری مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال مقرر ہوئے اور سب کمیٹی تحریک جدید کے لئے (جو ۲۹ ممبران پر مشتمل تھی) بطور صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید کا اور بطور سیکرٹری مکرم حافظ عبدالسلام وکیل المال کا تقرر عمل میں آیا، سب کمیٹی کی تشکیل کے بعد افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس ختم ہونے سے قبل حضرت میاں صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ مشاورت کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۵ مارچ کو صبح ساڑھے آٹھ بجے کی بجائے ۹ بجے شروع ہوگا جس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کیا جائے گا،

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اجلاس برخواست ہونے سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کے پیش نظر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے دعاؤں کے علاوہ صدقات دینے کی بھی تحریک کی

. . . . . اور جماعت کراچی کی طرف سے ۱۲۵ روپے کی رقم بطور صدقہ پیش کی اس پر دوسری جماعتوں کی طرف سے بھی ان کے نمائندگان نے بھی صدقے کی رقوم لکھوائیں اس طرح مجموعی طور پر ۳۱۴۳/- روپے کے وعدے پیش ہوئے جن میں سے بعض جماعتوں نے اپنے وعدوں کی رقوم نقد پیش کر دیں۔

یاد رہے مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں مغربی اور مشرقی پاکستان کی ۲۲۹ جماعتہائے احمدیہ کے ۳۲۴ نمائندگان نے شرکت کی، مزید جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے (مجلس مشاورت کے دیگر اجلاسوں کی روئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایڈیشنل چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان

کا نیا اعزاز

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مورخہ ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کے موقع پر حسن کارکردگی اور نمایاں خدمات کی بناء پر جن اصحاب کو اعزازات سے نوازا ہے ان میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایڈیشنل چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان بھی شامل ہیں آپ کو "ستارۂ پاکستان" کا اعزاز ملا ہے

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو یہ اعزاز مبارک کرے، قوم و ملک کی پہلے سے بھی زیادہ خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور مزید دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین اللھم آمین۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷